شہد سے میٹھا نام
محمد ﷺ
تصنیفِ لطیف
شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا
علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری مدظلہ
ناشر
ادارہ تصنیفات علامہ اویسی بہاول پور

۷۸۶
۹۲

کتاب ہذا میں تاجدارِ کل کائنات امام الانبیاء والرسل حضور سید عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم مبارک محمد کے فضائل وکمالات ومعجزات وبرکات بہترین عجائبات اور اعلیٰ نکات و لطائف کا بیان ہے

شہد سے میٹھا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیفِ لطیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی قادری مدظلہ

ناشر

اِدارہ تصنیفات علامہ اُویسی بہاولپور

تقسیم کار

مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور (پاکستان)

نام کتاب	شہد سے میٹھا نام محمد
مصنف	حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی
تصحیح	چودھری مشتاق محمد خاں صاحب
ناشر	ادارہ تصنیفات علامہ اویسی بہاول پور
باہتمام	حافظ رحیم بخش اویسی ناظم مکتبہ اویسیہ
طابع	
ضخامت	صفحات
طباعت	آفسٹ
سائز	۱۸ × ۲۳ / ۸
بار دوم	سنہ ۱۴۰۵ھ / سنہ ۱۹۸۵ء
قیمت	۳۰/ روپے

ضبط ملحباه مولاه	وکمالات کے ضبط کرنے سے
من مواهبه ولقد	عاجز ہوں گے جو مولا کریم نے
احسن من قال	حضور کو عطا فرمائے۔ کسی نے
ارى كل مدح فى	کیا خوب کہا ہے۔
النبى مقصرا و	میں ہر مدح کو نبی کی شان میں
ان بالغ المثنى	کم دیکھتا ہوں۔ اگرچہ تعریف
عليه و اكثرا	کرنے والا مبالغہ کرے اور
اذا الله اثنى	اکثر بیان کرے۔
بالذى هو هله	اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور
عليه فما مقدار	کی ایسے کلمات سے ثنا کی ہے
ما قدح الورى	جس کے حضور اہل تھے تو مخلوق
فكل غلو فى	کی تعریف کس شمار میں لہذا
حقه تقصير و	یہ غلو حضور کے حق میں تقصیر
لا يبلغ البليغ الا	ہے اور بلیغ تو کثیر سے صرف
قليلا من كثيره[1]	قلیل تک پہنچتا ہے۔

اس سے مزید جوابات اور علماء و مشائخ کی تصریحات فقیر کے رسالہ "لایمکن الثناء" میں دیکھئے۔ یہ طوالت بھی ہم نے اس لئے کی ہے کہ بعض کوڑھ مغز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا سننا گوارا نہیں کرتے۔ اگر کچھ سُن لیتے ہیں تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ غلو ہے۔

روایتِ ضعیف فضائل و مناقب میں قابلِ قبول ہے :

کتاب ہذا میں ذات والاصفات

---

[1] الباجوری علی البردۃ مطبع مصر

کے فضائل وکمالات نہیں بلکہ اُن کے اِس اسم کے کمالات لکھے ہیں جو اس ذات کریم کو منسوب ہے اور بیانات میں اکثر روایات ضعیف ممکن ہیں بلکہ موضوع بھی مذکور ہوں گے تو اس سے بعض بدقسمت ناظرین کو غلط فہمی پڑ جائیں گے کہ یہ روایات ناقابلِ قبول ہیں۔ ناظرین پہلے سے آگاہ رہیں کہ فضائل ومناقب میں روایاتِ ضعیفہ قطعاً قابلِ قبول ہیں۔ اِس میں کسی اہلِ علم کو بھی انکار نہیں۔ یہاں تک کہ ان کے بڑے بھائی غیر مقلدین وہابی بھی اقراری ہیں جسے ہم نے رسالہ مذکورہ میں اِس بحث کو تفصیل سے لکھا ہے۔

قواعد وضوابط

چوں کہ کتابِ ہٰذا کے مضامین رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ومناقب سے لبریز ہے اسی لئے بعض کوڑھ مغز حضرات ناظرینِ کتاب کو مختلف طور طریق سے پریشان کریں گے۔ اس لئے ان کے لئے نہیں بلکہ قارئین کے لئے حسبِ ذیل قواعد وضوابط حاضر ہیں۔

۱: یہ تو ظاہر ہے کہ باپ، اُستاد کے جواہرِ علمی کی داستانوں سے شاگرد کو مسرت ہوتی ہے[۱] پیر ومرشد کی کرامات سے مرید کے ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے۔ وہ امتی کتنا بدبخت ہے کہ اپنے نبی علیہ السلام کے کمالات سُن کر ناخوش ہوتا ہے بلکہ اُسے کمالاتِ نبی علیہ السلام میں شرک وبدعت نظر آتی ہے۔ ایسے کو امتی کہلوانا حیف ہے۔ فلہٰذا اویسی غفرلہٗ عرض کرتا ہے کہ جس صاحب کو یہ خیالین

---

[۱] آج کل کے بعض شاگرد اس سے مستثنیٰ ہیں کیوں کہ بعض بدقسمت استاد کے فضائل سننا گوارا نہیں کرتے۔